عظمت رسول ﷺ

خطبۂ جمعہ ماہ جنوری ۲۰۱۵ء khutba JAN 2015

پیغمبر اسلام ﷺ کی ہستی تمام مسلمانوں کی نظر میں قابل احترام ولائق عظمت ہے اور کیوں نہ ہو خود رب کائنات پیغمبر اسلام کی تعظیم کرنے پر اہل ایمان کو یہ کہہ کر ابھارتا ہے "یاأیھا الذین آمنوا لا ترفعوا أصواتکم فوق صوت النبی و لا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض أن تحبط أعمالکم وأنتم لا تشعرون" اے ایمان والو نبی کی آواز پر اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو اور نہ ان کو اس طرح پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں ایسا نہ کہ تمہارے سارے اعمال سوخت ہو جائیں اور تم کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو۔

عظمت رسول کے بارے میں یہ وہ واضح تعلیم ہے جس کے آئینے میں ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ اپنے رویے کو متعین کر سکتے ہیں، جب نبی کی آواز کے سامنے کسی مسلمان کو اپنی آواز بلند کرنے کا حق نہیں ہے تو ان کے حکموں کو توڑنا اور ان کی شان میں کوئی نامناسب بات زبان سے نکالنا بلکہ ان کی شان میں ہونے والی گستاخی وبدزبانی کو سن کر برداشت کر لینا اسلام کی نظر میں جرم ہے۔

اہل ایمان پر ان کی جانوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا حق ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے " النبی أولیٰ بالمؤمنین من أنفسھم" مسلمانوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کے حوالے سے مسلمان ہمیشہ غیرت وشجاعت کا ثبوت دیتے رہے ہیں اور یہی اس امت کا وہ قابل افتخار سرمایہ ہے جو اس کی بقا وتحفظ کا ضامن ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کیوں قابل عظمت ہیں اس سلسلے میں نقلی وعقلی دلائل بے شمار ہیں نقلی دلائل میں سے "یا أیھا الذین آمنوا لا ترفعوا أصواتکم فوق صوت النبی" اور دوسری آیت "النبی أولیٰ بالمؤمنین من أنفسھم" آیتیں بے شمار ہیں ایک اور آیت میں آپ کے سامنے تلاوت کرتا ہوں "ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنھم الله فی الدنیا والآخرة وأعد لھم عذاباً مھینا" یقیناً جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہونچاتے ہیں دنیا وآخرت میں اللہ ان پر لعنت بھیجتا ہے اور ایسے گستاخوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

"ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا أیھا الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً" اللہ اور اس کے فرشتوں کا نبی پر درود بھیجنا اور پھر اہل ایمان سے ان پر درود بھیجنے کا مطالبہ پیغمبر اسلام کی شان عظمت کی ایسی دلیل ہے جس کی گہرائی ووسعت کو سمجھنا انسانی تصور سے بالاتر ہے۔

ان آیات پر غور کرنے سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو رسول اکرم ﷺ کی عظمت واحترام اطاعت وفرماں برداری کی تلقین کر رہا ہے اور قدم قدم پر اس سے بھی آگاہ وچوکنا کر رہا ہے کہ مسلمانوں رسول کے بارے میں تمہاری ادنیٰ سی غفلت ونادانی تمہارے اعمال کو برباد کر دینے کے لئے کافی ہے وہیں دوسری طرف آپ ﷺ کی توہین وتذلیل کرنے

والے مجرموں اور آپ ﷺ کا کارٹون وخاکہ بنا کر اپنی ناپاک طبیعتوں اور فطرتوں کی تسکین کرنے والے گستاخوں سے انتقام لینے کا اعلان ان الفاظ میں کرتا ہے" ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ وأعد لھم عذاباً مھینا" خدا کے اس انتقام کا سلسلہ صرف اسی فانی دنیا ہی میں ختم نہیں ہوجائے گا بلکہ یہاں بھی انتقام لیا جائے گا اور وہاں بھی دنیا کی کوئی طاقت اللہ کے اس فیصلے کو تبدیل نہیں کرسکتی تاریخ شاہد ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کے ساتھ گستاخی کرنے والوں کو بار بار سزا دی ہے جب رسول علیہ السلام زندہ تھے اس وقت بھی لعینوں سے انتقام لے کر ان کو کیفر کردار تک پہونچایا اور رسول اللہ ﷺ کے رخصت ہوجانے کے بعد جب جب آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی تو اللہ نے اپنے غیور بندوں کو کھڑا کردیا اور مجرموں سے انتقام لیا کبھی مسیلمہ کذاب جیسے گستاخ سے انتقام لینے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق جیسے نحیف الجثہ مگر غیرت ایمانی کا شعلۂ جوالہ رکھنے والے صاحب ایمان کو کھڑا کردیا کبھی ریجی نالڈ جیسے کمینے عیسائی فرانسیسی جنرل سے انتقام لینے کے لئے صلاح الدین ایوبی جیسے مرد غیور اور عاشق رسول کو کھڑا کردیا ریجی نالڈ کے متعلق مؤرخین کا اتفاق ہے کہ اس نے صلاح الدین ایوبی کے ساتھ بار بار عذر کا معاملہ کیا اس نے آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی صلاح الدین ایوبی کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ تڑپ اٹھا اور قسم کھائی کہ جب تک اس گستاخ اور بدطینت سے اپنے حبیب ﷺ کا انتقام نہیں لے لوں گا چین سے نہیں بیٹھوں گا چنانچہ ۱۱۸۷ء حطین جو شمالی فلسطین کا ایک مقام ہے کی لڑائی میں اس گستاخ ریجی نالڈ کو جو پندرہ ہزار فوج کے ساتھ لڑ رہا تھا جبکہ مسلمانوں کی فوج ۱۸ ہزار تھی شکست ہوئی اور وہ مجرم کی حیثیت سے قید ہوکر صلاح الدین ایوبی کے سامنے آیا سلطان صلاح الدین ایوبی کی نظر جوں ہی اس پر پڑی ان کا خون کھولنے لگا۔ آنکھوں میں خون اتر آیا اور یہ کہتے ہوئے اسے خود اپنے ہاتھوں سے قتل کیا"میں آج رسول اللہ ﷺ کی طرف سے انتقام لے رہا ہوں۔

خود آپ کے اس ملک میں میرے غیور بھائیو محمد ﷺ کے غلاموں نے ابلیس صفت دریدہ دہنوں کو سبق سکھایا ہے غازی علم الدین شہید، غازی عبدالرشید شہید، غازی عبدالقیوم غازی میاں محمد یہ وہ شیدائیان رسول ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے گستاخان وشاتمین رسول کو کیفر کرادار تک پہونچایا۔ غازی علم الدین شہید لاہور کے ایک معمولی خاندان کا فرد تھا جب اس غیور نوجوان کو معلوم ہوا کہ راجپال نے پرتاب کے مہاشہ کرشن کی کتاب رنگیلا رسول شائع کی تو اس نوجوان نے عزم مصمم کرلیا کہ ایسے منہ پھٹ کا علاج قطع شہ رگ کے علاوہ کچھ اور نہیں چنانچہ اپریل کی ایک دوپہر تھی اور لاہور کے بازار وگلیاں سنسان تھیں علم الدین راجپال کی تلاش میں نکلا ایک جگہ وہ بیٹھا مل گیا آناً فاناً نوجوان علم الدین کا خنجر اس کے سینے میں پیوست ہوگیا خون کو فوارے کی صورت میں بہتا چھوڑ کر یہ جوان لکڑی کے گوداموں تک خراماں خراماں چلا پھر یکا یک خیال آیا کہ کہیں وار او چھا نہ پڑا ہو اور راجپال کہیں پھر نہ بچ نکلا ہو دل کی تشفی کے لئے لوٹا تو گرفتار کرلیا گیا انارکلی کے ایک ذیلی بازار میں دن دہاڑے قتل اور وہ بھی ایک ایسے شخص کا جس کا نام ہر ایک کی زبان پر تھا ہندو محلوں میں ہاہا کار مچ گئی یہ خبر علم الدین کے محلے میں اس وقت پہنچی جب اس کی ماں اس کی سگائی کے لڈو بانٹ رہی تھی کچھ دنوں کے بعد جب علم الدین کو پھانسی کی سزا ہوئی تو اس موقع پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کرتے ہوئے یہ تاریخی فقرہ کہا کہ اللہ سے گستاخی کرنے والوں سے تو وہ خود نپٹ لے گا لیکن رسول ﷺ کی طرف اٹھنے والی انگلی کو ہی نہیں شانے سے بازو تک کاٹ دیا جائے گا اسی طرح ہندو مہا سبھا کے ایک نامور لیڈر

شردھانند نے جب شان رسالت میں گستاخی کی تو غازی عبدالرشید نے ۲۳ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو اس ناپاک کو دہلی کے اندر خاک وخون میں نہلا کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کو موت کی نیند سلا دیا جس کے نتیجہ میں اس وقت کی انگریز حکومت نے ان پر مقدمہ چلایا بالآخر پھانسی کی سزا ہوئی بظاہر یہ پھانسی تھی لیکن حقیقت میں یہ قاضی عبدالرشید کے لئے عظیم تحفہ شہادت تھا جو بزور بازو حاصل نہیں ہوتا جب تک خداوند قدوس کی مشیت نہ ہو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ برسوں میدان جنگ میں دشمنان اسلام کی صفوں کو چیرتے رہے اور اسلام کے پرچم کو بلند کرتے رہے لیکن ان کے نصیب میں شہادت مقدر نہیں تھی چنانچہ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں اس پر اظہار تأسف کرتے تھے کہ اللہ نے خالد کی قسمت میں شہادت نہیں لکھی ہے۔

ہر دور میں امت مسلمہ نے اپنے رسول کی عظمت کے تحفظ کے لئے ہر طرح کی قربانی دی ہے کیوں کہ امت کو اس بات کا پوری طرح اعتراف ہے کہ آپ ﷺ کا پوری انسانیت پر بالخصوص امت مسلمہ پر اللہ کا سب سے زیادہ احسان ہے کیوں کہ پیغمبر اسلام نے انسان اس کے حقیقی خدا سے متعارف کرایا تو ہم پرستانہ مذہب کی جگہ سچا خدائی مذہب انسان کو دیا آپ ﷺ کا ظہور ساری انسانیت کے لئے رحمت اور نعمت ہے آپ ﷺ کی رہنمائی ایسی کامل رہنمائی ہے جس میں بیک وقت ماضی اور حال اور مستقبل کے تمام پہلوؤں کی رعایت شامل ہے آپ ﷺ کی عملی جدوجہد کی مدت صرف ۲۳ر سال ہے آپ ﷺ نے فرد واحد کی حیثیت سے اپنے کام کا آغاز کیا مگر اس مختصر مدت میں عرب کے تمام قبائل آپ کے دین میں داخل ہو گئے یمن سے لے کر شام و فلسطین کی سرحدوں تک پورے جزیرہ نمائے عرب پر آپ ﷺ کی مملکت قائم ہو گئی آپ ﷺ کے دین کی پشت پر ایک انتہائی طاقتور ٹیم تیار ہو گئی جس نے وقت کی شہنشاہیتوں سے ٹکر لی اور ایک ایسا انقلاب برپا کیا جس کے ہمہ جہت اثرات ساری دنیا میں محسوس کئے گئے، دینی اصلاح، علمی ارتقاء، اخلاقی روایات، سائنسی ترقی غرض انسانی زندگی میں بعد کے دور میں جو بھی اعلیٰ کام ہوئے ہیں وہ سب براہ راست طور پر آپ ﷺ ہی کے لائے ہوئے انقلاب کا نتیجہ ہیں۔

مسلمانوں کا یہ بھی پختہ عقیدہ ہے کہ انسان ہمیشہ نبوت کا محتاج ہے نبوت کی روشنی کے بغیر کوئی صالح معاشرہ تشکیل نہیں پا سکتا سائنس تمدن کو ترقی دے سکتی ہے مگر وہ انسانیت کی تشکیل نہیں کر سکتی، انسانی ساخت کا نظام کچھ ظاہری ڈھانچے بنا سکتے ہیں مگر وہ انسان کو امن اور سکون کا تحفہ نہیں دے سکتے، انسانیت کی حقیقی تشکیل اور امن وسکون کا سچا معاشرہ صرف اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ پیغمبر کی رہنمائی کو قبول کر کے اسے انجام دیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ عظیم احسان اس بات کو متعین کرتا ہے کہ ساری انسانیت پر آپ کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ آپ کی توقیر وعزت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھے نہ کہ آزادی رائے کے نام آپ ﷺ کی توہین وتذلیل کر کے اپنے خبث دروں کا اظہار کرے، آزادی رائے کے نام پر اس طرح کی شیطانی حرکت کرنے والے چاہے مشرق کے ہوں یا مغرب کے ان کے خلاف پوری دنیا کے مسلمانوں کا غضبناک ہونا ان کی غیرت ایمانی اور اپنے نبی سے سچے تعلق ومحبت کی علامت ہے۔ ابھی فرانس کے شہر میں جو کچھ ہوا وہ مسلمانوں کے غصے کا اظہار ہے اس سے تمام دریدہ دہنوں کو سبق لینا چاہئے۔

کسی ادنیٰ انسان کی توہین اخلاق وقانون کی نظر میں حرم ہے دنیا کے تمام مذاہب اس پر متفق ہیں اور تمام ممالک کے قوانین میں یہ

گھناؤنا جرم ہے پھر یورپ وامریکہ اوران کے چیلے دوھرا معیار کیوں روا رکھتے ہیں، کسی عام انسان کی شان میں گستاخی جرم ہے اور پوری کائنات کے محسن کی شان میں گستاخی کرنے والا مجرم نہیں ہے ان بے غیرتوں کی یہ اندھی دانشوری ان کو مبارک ہو تمام اسلام دشمن طاقتیں بار بار مسلمانوں کی غیرت وصبر وتحمل کا امتحان لیتی ہیں، ان کو ٹٹولتی ہیں کہ ان میں اپنے نبی کے تعلق سے غیرت باقی ہے یا ختم ہوگئی تو تمام دشمنان اسلام کو یہ جان لینا چاہیے کہ یہ امت سب کچھ برداشت کرسکتی ہے مگر اپنے نبی کی توہین نہیں برداشت کرسکتی اپنے نبی کے نام پر مسلمان اپنی جان مال اولاد سب کچھ لٹا سکتے ہیں حب رسول کی جب بات ہو ایک گنہگار اور نافرمان مسلمان بھی سر پہ کفن باندھ کر میدان میں کود سکتا ہے پھر مسلمانوں کا راستہ نہ کوئی فوج روک سکتی ہے نہ میزائیل وایٹم بم ان کو خوف زدہ کرسکتے ہیں۔

لیکن میرے بھائیو آج سب بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کو مجرم گردانتے سے پہلے اپنے بارے میں غور کریں کہ ہم کتنا ناموس رسول کا پاس ولحاظ کرنے والے ہیں کیا ہماری زندگی رسول کی تعلیمات کے مطابق گذر رہی ہے، کیا ہم آپ ﷺ کو آئیڈیل ونمونہ مان کر اپنے سارے معاملات انجام دے رہے ہیں نبی ﷺ کی بعثت اس غرض سے نہیں ہوئی تھی کہ ہم صرف ان کا نام جپتے رہیں یا محفلیں سجا کر تھوڑی دیر کے لئے ان کو یاد کر کے فراموش کر دیں، آپ ﷺ کو بھیجا تو اس لئے گیا تھا کہ امت مسلمہ آپ ﷺ کو مکمل طور پر اپنا ہادی ورہنما مان کر زندگی گذارے، خزاں زدہ عقیدت ہم کو ذرا بھی لذت بہار سے ہم کنار نہیں کرسکتی، ہمارے پاس نبی کی محبت کے پھول تو ہیں مگر ان پھولوں میں نہ خوشبو ہے نہ تازگی اس لئے ہم کو نبی سے سچی محبت کی تجدید کرنی ہوگی۔ دشمنوں کی تو کوششیں ہی ہیں کہ ہمارے دل ودماغ سے روح محمد کو نکال دیں تاکہ بآسانی وہ ہم کو شکار بنا سکیں اس لئے کہ ان کو بخوبی یہ معلوم ہے کہ جب تک امت مسلمہ اپنے رسول کے راستے پر چلتی رہے گی اس کو کمزور کرنا آسان نہیں ہے موجودہ حالات میں رسول کی سچی عظمت وخراج عقیدت یہی ہے کہ ہم آپ کے اسوۂ حسنہ کو سینے سے لگانے کا فیصلہ کریں اور ہر لمحہ یہ پیش نظر رہے کہ ہمارا کوئی قدم اپنے رسول کے طریقے سے ہٹ کر نہیں اٹھے گا، اور زندگی کے تمام معاملات میں آپ ﷺ ہی ہمارے رہنما ہوں گے،" وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا" رسول تم کو جو کچھ دیں اس کو لے لو اور جس سے تم کو منع کریں اس سے رک جاؤ۔ یہی ہماری منزل اور یہی ہماری کامیابی وکامرانی ہے۔